بشکریہ نوائے افغان جہاد

نائن الیون! کفر نے کیا کھویا، امت نے کیا پایا؟؟؟

ڈاکٹر ولی محمد

نیو یارک اور واشنگٹن کے مبارک غزوات نے جہاں امریکی غرور کے سانپ کا سر کچل دیا وہیں کئی علمی، سیاسی اور تکنیکی مباحث کو بھی جنم دیا۔اس تحریر میں ہم انہی مباحث میں سے ایک کا احاطہ کرنے کی کوشش کریں گے۔(ان شاء اللہ) اس بحث کا عنوان یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر کو ہونے والے حملوں کے نتیجے میں فائدہ کس کو ہوا؟ امت مسلمہ کو یا امریکہ کو؟ اور نقصان کس کو ہوا؟ عالم اسلام کو یا عالم کفر کو؟

اس سے پہلے کہ ہم اس سوال کا جواب تلاش کریں ضروری ہے کہ ہم 'نفع' اور 'نقصان' کے اپنے معیار کا تعین کر لیں۔مسلمان کی حیثیت سے ھمارے لیے ہر معیار اور ہر کسوٹی کا ماخذ صرف اور صرف ایک ہی ہے یعنی خالق کائنات کی نازل کردہ کتاب مبین اور اس کے رسول ﷺ کا اسوہ حسنہ۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت نفع و نقصان کی حقیقت اس طرح بیان فرماتے ہیں:

فمن زحزح عن النار و ادحل الجنة فقد فازوماالحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور۔ ''جو کوئی دوزخ کی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا پس یقیناً وہی (اصل) کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں''۔

پس یہ طے ہے کہ مومنین کے لیے ''نفع'' اور ''فائدہ'' درحقیقت آخرت کی فلاح ہی ہے۔جبکہ کفار کے نزدیک دنیا کی زندگی اور اس کا ساز و سامان اور چکا چوند ''فائدے'' یا ''کامیابی'' کا معیار ہے اور اس ساز و سامان اور دنیوی زندگی کے نقصانات ان کے لیے ''خسارے'' کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ وہ اس حقیقت کو بھلا بیٹھے ہیں کہ اصل خسارہ تو ایمان سے محرومی اور کفر کی حالت میں موت ہے جس کا نتیجہ عذاب جہنم کی ہمیشگی اور اللہ رب العزت کے غضب کی صورت میں نکلے گا۔

اہل ایمان اور کفار دونوں کی ''نفع'' اور ''نقصان'' کی تعریفیں متعین کرنے کے بعد اب آئیے زیر بحث سوال کی جانب کہ آیا 9/11 کے حملوں کے نتیجے میں مسلمانوں کو فائدہ ہوا یا نقصان یا یوں کہ ان حملوں کا فائدہ اسلام کو ہوا یا کفر کو؟ اہل ایمان اور مجاہدین بالخصوص ان مبارک حملوں کو سرانجام دینے والے اور ان کی منصوبہ بندی سے لے کر تکمیل تک کے مراحل میں شریک مجاہدین کا اس سوال کے جواب میں نہایت دوٹوک واضح اور غیر مبہم موقف یہ ہے کہ یہ حملے اہل ایمان اور مجاہدین کے لیے نہایت مبارک، ایمان میں اضافے کا سبب اور دینی، عسکری، سیاسی و دیگر کئی حوالوں سے بہت فائدہ مند جبکہ کفار بالخصوص امریکی صلیبی وصیہونی کفار کے لیے نا صرف معاشی، سماجی، سیاسی، نفسیاتی و عسکری حوالے سے سخت نقصان دہ ثابت ہوئے بلکہ انسانوں پر مسلط عالمی کفری نظام پر ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے حق و باطل کی ایک ایسی فیصلہ کن جنگ کا پیش خیمہ بنے، جس کا نتیجہ اللہ کی نصرت سے اہل ایمان کے حق میں آیا ہی چاہتا ہے۔ان شاء اللہ۔

ہم نے مجاہدین کے اسی موقف کے حق میں اعداد و شمار کے علاوہ دیگر دلائل جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کو متلاشیان حق کی راہ نمائی کا وسیلہ بنائے (آمین)۔

- سب سے پہلے ہم ان حملوں کے نتیجے میں امریکہ کو پہنچنے والے مالی و اقتصادی نقصانات کا جائزہ لیں گے۔

☆ امریکی ریاست نیو یارک کے مقرر کردہ مشیر برائے معاشیات و بحران رینڈل بیل (Randal Bell) کا اپنی کتاب "Strateg 360" میں کہنا ہے: ''نیو یارک سٹی میئر آفس کی جانب سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے نقصانات کا تخمینہ دل دہلا دینے والا ہے۔ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی سائٹ کی صفائی اور بحالی کا خرچ 9 ارب ڈالر، تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی اور مرمت 9 ارب ڈالر، ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی نسبتاً چھوٹی عمارت کی تعمیر نو 6.7 ارب ڈالر، دیگر متاثرہ عمارتوں کی مرمت اور بحالی 5.3 ارب ڈالر، تباہ حال عمارات کے کرایے کی مد میں نقصانات 1.75 ارب ڈالر'' گویا صرف نیو یارک میں مین ہیٹن کے علاقے میں فقط گیارہ ستمبر 2001ء کے دن ہونے والی تباہی کے نتیجے میں 30 ارب ڈالر سے زیادہ کے نقصانات ہوئے جبکہ چار جہازوں کی قیمت، واشنگٹن میں پینٹا گون کی عمارت کو پہنچنے والا نقصان اس کے علاوہ تھا۔معاشی نقصانات کی اصل داستان تو آنے والے دنوں میں مرتب ہوئی۔

☆ گیارہ ستمبر کو طلوع ہونے والی صبح اس قدر مبارک تھی کہ اس روز اور آنے والے ۶ دنوں تک شیطانی سرمایہ دارانہ نظام کی محور نیو یارک سٹاک ایکسچینج کے علاوہ دیگر عالمی سٹاک مارکیٹیں کھل ہی نہ سکیں اور جب 17 ستمبر کو یہ مارکیٹیں کھلیں تو اور ایک ہفتے کے اندر اندر ''ڈاؤ جونز انڈیکس'' (Dow Jones Index) 1369.7 پوائنٹ یعنی 14.3 فیصد کی

کمی کے ساتھ امریکی معیشت کو 1400 ارب ڈالر کا چونا لگا گیا۔

☆امریکی قوم کے لیے ان حملوں کا صدمہ اتنا شدید تھا کہ پورے ایک ہفتے تک پورے امریکہ میں کاروبارِ زندگی معطل ہو کر رہ گیا، امریکی فضائی حدود کے اندر کسی جہاز کو پرواز کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، تمام تجارتی و معاشی مراکز بند اور کاروبار ٹھپ ہو گیا جس کے نتیجے میں امریکی معیشت کو یومیہ 20 ارب ڈالر کے حساب سے کم از کم 201 ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔

☆نیویارک میں اہم ترین کاروباری مراکز کی تباہی، خوفزدہ امریکیوں کے ہوائی سفر ترک کر دینے کے نتیجے میں ایئر لائن کی صنعت کی تباہی، سیاحت، ہوٹلنگ اور دیگر کئی صنعتوں کے بحران کے نتیجے میں بے روزگاری کا ایک طوفان آیا' جس کے نتیجے میں کم از کم 430,000 امریکی اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور صرف 3 ماہ میں انہیں 2.8 ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔

☆ان حملوں میں مرنے والوں، زخمی ہونے والوں اور متاثرہ کاروباری اداروں کو انشورنس کلیم کی ادائیگی میں انشورنس کمپنیوں کے 38 ارب ڈالر سے زائد خرچ ہوئے۔ جبکہ ''دہشت گردی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات'' کی انشورنس بند کر دی گئی اور انشورنس پریمیئم بہت زیادہ بڑھ گئے۔

اوپر بیان کیے گئے اعداد و شمار گیارہ ستمبر 2001ء کے ان حملوں کے نتیجے میں ہونے والے فوری نقصانات یا Medium Term اثرات کے بارے میں ہیں۔ ان اعداد و شمار کی بنیاد پر ہم کہ سکتے ہیں کہ گیارہ ستمبر 2001ء کے حملوں کے نتیجے میں امریکہ کو براہ راست ہونے والے معاشی نقصان کا تخمینہ کم و بیش 2000 ارب ڈالر لگایا جا سکتا ہے۔ واضح رہے یہ رقم پاکستان جیسے ملک کے تقریباً ۸۰ سال کے بجٹ کے برابر ہے۔

جہاں تک ان حملوں اور ان کے بعد شروع ہونے والی ''صلیبی جنگ'' کے طویل المدتی (Long term economic effect) کا تعلق ہے تو ان کا بیان ایک الگ مفصل مضمون کا متقاضی ہے۔ لیکن اجمالاً چند اشاریے (indicators) پیش خدمت ہیں۔

-امریکہ کی مجموعی قومی پیداوار (GDP) کی شرح نمو 2000ء میں 4 فیصد سے کم ہو کر 2001ء میں 1 فیصد رہی اور 2002ء میں 2 فیصد رہی۔

-2003ء میں امریکہ کی قومی آمدنی میں ہونے والی کمی کا مجموعی تخمینہ تقریباً 500 ارب ڈالر لگایا گیا۔

-امریکی بجٹ نے خسارے کے تمام تاریخی ریکارڈ توڑ دیے۔ 2002، 2003، 2004 اور 2008 میں بالترتیب 157 ارب ڈالر، 377 ارب ڈالر، 255 ارب ڈالر کے تاریخ ساز خساروں کے بعد موجودہ سال کے پہلے 10 مہینوں کے اختتام پر ''امریکہ بہادر'' کا بجٹ خسارہ 1270 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔

-امریکہ کا قومی قرض (National Debt) جو کہ 2001ء میں صرف 5769 ارب ڈالر تھا' موجودہ مالی سال (2010-2009) کے اختتام پر 12867 ارب ڈالر سے بڑھ جائے گا۔

-مذکورہ اعداد و شمار محض چند اشاریے ہیں۔ ورنہ امریکہ اس وقت درحقیقت عالمی سرمایہ دارانہ نظام کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے اور اسے اس بدبودار نظام کی گلی سڑی لاش کی تدفین کے لیے کوئی جگہ میسر نہیں۔ گزشتہ سال کے وسط میں جس مالیاتی بحران کا آغاز ہوا تھا وہ بتدریج ایک عالمی کساد بازاری بلکہ ایک 'عالمی اقتصادی بحران' میں ڈھل چکا ہے۔ نوائے افغان جہاد کے اکتوبر ۲۰۰۸ء کے شمارے میں ''امریکی معیشت کی تباہی اور مجاہدین کا کردار'' کے عنوان سے ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ صیہونیوں کے وضع کردہ شیطانی اقتصادیات کے نظام کی گرتی دیوار کے لیے آخری زوردار دھکے کا کردار گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں نے ادا کیا۔

❁ ان مبارک حملوں نے صلیبی صیہونی قلب پر جو اصل گھاؤ لگایا وہ اس دجالی تہذیب کے ''شخصی آزادی، انسانی مساوات، بنیادی انسانی حقوق، آزادیٔ اظہار رائے اور جمہوریت'' جیسے خوشنما ناموں والے بتوں کو منہ کے بل گرانا تھا۔ ان حملوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال نے مغربی حکومتوں کو مجبور کر دیا کہ وہ پٹریاٹ ایکٹ اور اس جیسے دوسرے قوانین واحکامات کی تنفیذ، ذرائع ابلاغ پر پابندیوں، عوام کی ذاتی زندگیوں اور ذاتی معلومات میں بے جا دخل اندازی، اور مسلمانوں کے ساتھ اپنے شدید تعصب کا اظہار کریں اور اس طرح مکر و فریب پر مبنی اپنے ان جھوٹے اور کھوکھلے اصولوں کا گلا اپنے ہاتھوں ہی گھونٹ دیں۔ اہل ایمان میں سے دانشور حضرات کو چاہیے کہ وہ ان حملوں کے نتیجے میں واضح ہونے والے مغربی تہذیب کے کھوکھلے پن اور ناپائیداری کو عامتہ المسلمین کے سامنے بیان کریں تاکہ کم علم اور سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں سے اس کفری تمدن کا تاثر زائل ہو

سکے۔

✿ ان مبارک حملوں کا ایک اور بہت بڑا اثر یہ ہوا کہ مغرب بالخصوص امریکہ کی مادی برتری اور ٹیکنالوجی کا جو بت دنیا بھر میں پوجا جاتا تھا وہ پاش پاش ہوگیا۔خود اہل مغرب اپنی ٹیکنالوجی اور مادی ترقی کی مجاہدین کے حملوں کو روکنے میں ناکامی اوران کے نتیجے میں ورلڈٹریڈسنٹر کی عمارتوں (جوکہ مغرب کےفن تعمیر اورٹیکنالوجی کا شاہکار تھیں) کے یوں زمین بوس ہونے پر حیرت زدہ رہ گئے۔ان کی یہ حیرت اس قدر شدید تھی کہ ان میں سے کئی ایک نے نام نہاد ٹیکنالوجی کی ساکھ کو بچانے کی ناکام کوشش شروع کردی۔لیکن ان حملوں کے آٹھ سال بعد آج مغرب کی ٹیکنالوجی اور معاشی نظام کا ضعف ضرب المثل بن چکا ہے۔

✿ ورلڈٹریڈسنٹر اور پنٹا گان پر ہونے والے حملوں نے نا صرف امریکی بلکہ دیگر تمام مغربی قوام کے ذہنوں پر خوف اور دہشت کے ایسے انمٹ نقوش ثبت کیے جو آج تک قائم ہیں اوران شاءاللہ آئندہ بھی قائم رہیں گے۔اسی خوف کا اثر تھا کہ 9/11 کے بعد کئی ماہ تک امریکی قوم ایسے کسی اور حملے کے خوف سے تھرتھر کانپتی رہی بالخصوص 'انتھراکس' یا اس جیسے کسی اور حیاتیاتی یا کیمیائی حملے نے تو امریکی عوام اور حکام کی نیندیں حرام کئے رکھیں۔''ہوم لینڈ سیکیورٹی'' کے سالانہ بجٹ میں کئی گنا اضافے جیسے کئی پاپڑ بیلنے کے باوجود مغربی حکومتیں اپنے عوام کے مجاہدین کے حملوں کے ان دیکھے خوف سے آزاد کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔

✿ اللہ اور اس کی وحی سے انکار،اخلاقی گراوٹ کی انتہا،اور بداعمالیوں پر مشتمل طرز زندگی کی بدولت مغربی اقوام پہلے ہی بحیثیت مجموعی گوناگوں نفسیاتی مسائل کا شکار تھیں لیکن ان حملوں اوران کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خوف نے ان کے نفسیاتی مسائل میں بیش بہا اضافہ کردیا۔ایک رپورٹ کے مطابق ان حملوں کے اگلے چھ ماہ کے اندر نیویارک کے 30% شہریوں میں post-traumatic stress disorder کی علامات بے خوابی ، ڈراؤنے خوابوں، ڈیپریشن وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ جبکہ PTSD ایک ایسا عارضہ ہے جس کا شکار فرد بالعموم اپنے مرض سے بے خبر ہوتا ہے۔چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان ہولناک حملوں کے نفسیاتی اثرات اس سے کہیں زیادہ گہرے ہیں۔ستمبر 2002 تا جولائی 2003 میں نیشنل سائنس فاونڈیشن کے زیر اہتمام ایک امریکی ماہر نفسیات پروفیسر سوزان تھامپسن (Suzanne Thompson) نے 501 ایسے امریکیوں کے انٹرویو کئے جو ان حملوں سے براہ راست متاثر نہیں ہوئے تھے لیکن ان میں سے 65 فیصد نے ان حملوں کے نتیجے میں ذہنی تناؤ میں اضافے کی شکایت کی، جبکہ 55 فیصد نے ہوائی سفر سے خوف کا اظہار کیا۔

اب آیئے تصویر کے دوسرے رخ کی جانب کہ اسلام اور مسلمانوں پر ان حملوں اوران کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال نے کیا اثرات مرتب کیے۔اس سوال کا جواب تو ہم اوپر بیان کرچکے ہیں۔یہاں ہم اس کے حق چند دلائل پیش کریں گے۔

✿ مسلمانوں کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ''جہد فی سبیل اللہ'' کی دین میں اہمیت ، جہاد کا اصل مقصد یعنی ''اعلائے کلمتہ اللہ''، اور جہاد کے نتیجے میں ''خلافت علیٰ منہاج النبوت'' کے قیام کے موضوعات نا صرف امت کے علمی مباحث کا عنوان بن گئے بلکہ عملی طور پر رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کوشاں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں پر بھی جدوجہد کا نبوی منہج واضح ہوگیا۔مجاہدین نے امت پر واضح کردیا کہ کفار کے مادی،معاشی،سیاسی اور عسکری غلبے سے نجات اور اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ صرف اور صرف 'جہاد فی سبیل اللہ' سے ممکن ہے کیونکہ یہی رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقے کے علاوہ کوئی اور طریقہ چاہے اس کا عنوان 'پرامن جمہوری جدوجہد' ہو، یا بغیر جہاد کے 'دعوت وتبلیغ'، کوئی فائدہ نہ دے گا۔نیز مجاہدین نے یہ بھی واضح کردیا کہ 'جہاد فی سبیل اللہ' صرف وہی ہے جو خالصتا اللہ کی رضا کے لئے اور اور اللہ کے دین کے غلبے کے لئے کیا جائے۔وطنی عصبیت کی بنیاد پر، یا طاغوت کے حواریوں کے زیر سایہ کیا جانے والا قتال اسلام اور مسلمانوں کے کسی مفاد میں نہیں۔

✿ مسلمانوں کو دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ عقیدہ توحید کے چند انتہائی اہم موضوعات جو کہ طویل غلامی اور دین کی دوری کے سبب ذہن اور نظروں سے اوجھل ہوگئے تھے ایک مرتبہ پھر کتابوں، تذکروں اور ذہنوں میں تازہ ہوگئے۔ان میں سے سب سے اہم **''عقیدہ الولاء والبراء''** یعنی دوستی اور دشمنی کا عقیدہ، اور **''عقیدہ توحید حاکمیت''** ہیں۔اللہ کے فضل سے یہ موضوعات آج نہ صرف مجاہدین کی صفوں اور درسگاہوں میں تازہ ہیں بلکہ علماء کی مجلسوں اور مباحثوں کا بھی حصہ ہیں۔

✿ مسلمانوں کو ایک اور فائدہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں کفر، اس کی عسکری طاقت اور مادی، سیاسی، اور معاشی غلبے کا جو رعب پچھلی چند صدیوں کی غلامی کی وجہ سے جگہ بنا گیا تھا، وہ چھٹ گیا اور مخلص مسلمانوں کے دلوں میں ایک مرتبہ پھر امید کے دیے روشن ہوئے کہ اللہ کی نصرت، اس پر توکل اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے طاغوتی طاقتوں کے غلبے سے چھٹکارا ممکن ہے۔جو لوگ کفار کی عددی برتری، ان کے اسلحہ وٹیکنالوجی اوران کی نام نہاد مادی واقتصادی ترقی کی دلیلیں دے کر مسلمانوں میں مایوسی پھیلاتے اور جہاد کا انکار

کرتے تھے،اللہ نے ان کی دلیلیں ان کے منہ پر دے ماریں ۔

۞ مجاہدین کے لیے امریکہ اور یورپ کے دیگر حربی مما لک میں جا کر بڑے پیمانے پر کارروائیاں کرنا اور صلیبیوں کو جہنم واصل کرنا ممکن نہیں تھا۔اس عظیم معرکہ سے مجاہدین اپنے دشمن کو اپنی مرضی کے میدان میں لے آئے یہ میدان دشمنان دین کے لیے قتل گاہیں بن چکے ہیں۔

۞ بعض اہم شرعی احکام مثلاً 'دارالکفر' سے کیا مراد ہے، دارالحرب کی کیا تعریف ہے، اور مسلمانوں کے ان میں سکونت اختیار کرنے کا کیا حکم ہے، نیز کفار پر عام تباہی مسلط کرنے کی شرعی حیثیت، وغیرہ۔۔۔دوبارہ منظر عام پر آئے۔

۞ مغربی مما لک میں صلیبی کفار کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور تعصب کھل کر سامنے آ گیا، اور اس کے نتیجے میں جہاں ان مما لک کے مقامی مسلمانوں کو کچھ تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں وہیں چند ڈالروں کی خاطر مسلمان مما لک سے نقل مکانی کر کے 'دارالکفر' کی زندگی پر راضی ہو رہنے والے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کا بھی اندازہ ہو گیا۔اور ان میں سے بہت سے سمجھدار لوگ اپنے ملکوں کو واپس لوٹ گئے او ہم ان کے بارے میں خوش گمان ہیں کہ وہ اپنی جمع پونجی کے ساتھ ساتھ اپنا ایمان بھی بچا لے گئے۔(نحسبهم كذلك والله حسيب)

۞ مسلمانوں کے اہل ثروت میں سے ایک طبقہ مغربی مما لک کی سیر و سیاحت پر اپنے وسائل کا ایک بڑا حصہ ضائع کرنے کا عادی تھا۔اس کی ایک مثال یہ ہے کہ 1999ء میں صرف سعودی عرب کے باشندوں نے مغربی مما لک کی سیاحت پر 1120 ملین ریال خرچ کئے۔9/11 کے بعد مغربی مما لک میں مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے ناروا سلوک کی بدولت اس رجحان میں نمایاں کمی آئی۔اور جو مسلمان ان مما لک میں جا کر اپنا وقت، پیسہ اور ایمان برباد کرتے تھے، امید ہے کہ اس سے باز آ جائیں گے۔

۞ امت کے علمائے حق نے بلا خوف و اکراہ بڑی جرأت کے ساتھ مختلف موضوعات پر فتاویٰ دیے، یہاں تک کہ مغرب میں مقیم بعض علماء نے بھی یہ جراءت مندانہ قدم اٹھایا۔دوسری طرف عوام الناس نے بھی ان فتاویٰ کو بڑی اہمیت دی اور یہ رجحان پیدا ہوا کہ مسائل اہل علم سے دریافت کیے جائیں۔

۞ امت کے بہت سے فراموش کردہ مسائل اہمیت اختیار کر گئے جن میں سرفہرست 'سرزمین اقصیٰ' یعنی مقبوضہ بیت المقدس کا مسئلہ ہے۔امریکہ اور اس کے حواری بھی مجبور ہو گئے ہیں کہ اس مسئلے کے سلسلے میں مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆

(نوائے افغان جہاد، ستمبر ۲۰۰۹ء)

اس سے پہلے کہ ہم اس سوال کا جواب تلاش کریں ضروری ہے کہ ہم 'نفع' اور 'نقصان' کے اپنے معیار کا تعین کرلیں۔ مسلمان کی حیثیت سے ہمارے لیے ہر معیار اور ہر کسوٹی کا ماخذ صرف اور صرف ایک ہی ہے یعنی خالق کائنات کی نازل کردہ کتاب مبین اور اس کے رسول ﷺ کا اسوہ حسنہ۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نفع و نقصان کی حقیقت اس طرح بیان فرماتے ہیں:

فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور۔

''جو کوئی دوزخ کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا پس یقیناً وہی (اصل) کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں''۔

پس یہ طے ہے کہ مومنین کے لیے ''نفع'' اور ''فائدہ'' درحقیقت آخرت کی فلاح ہی ہے۔ جبکہ کفار کے نزدیک دنیا کی زندگی اور اس کا ساز و سامان اور چکا چوند ''فائدے'' یا ''کامیابی'' کا معیار ہے اور اس ساز و سامان اور دنیوی زندگی کے نقصانات ان کے لیے ''خسارے'' کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ وہ اس حقیقت کو بھلا بیٹھے ہیں کہ اصل خسارہ تو ایمان سے محرومی اور کفر کی حالت میں موت ہے جس کا نتیجہ عذاب جہنم کی ہمیشگی اور اللہ رب العزت کے غضب کی صورت میں نکلے گا۔

بشکریہ نوائے افغان جہاد